(قبر کو اطراف سے پختہ اور درمیان سے کچا رکھنا ضرورت کے وقت درست ہے)

فتویٰ نمبر: ۲۶۴

[redacted]

جلد نمبر: ۶

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ:-

اس طرح قبر بنانا کہ درمیان سے کچی رہے اور سائیڈوں پر پختہ ہو جائز ہے یا نہیں؟

سائل: محمد عمران

الجواب حامداً و مصلیاً

صورت مسئولہ میں اگر مقصود زینت و استحکام ہے تو مکروہ اور اگر ضرورت ہو تو جائز ہے۔

لما فی "المحیط البرهانی":

"وبعض مشایخنا رحمهم الله تعالیٰ قالوا: إنما یکره الآجر إذا أرید به الزینة، أمّا إذا أرید به دفع أذى السباع، أو شيء آخر لا یکره. وقال مشایخ بخاری رحمهم الله تعالیٰ: الآجر في بلدتنا لمساس الحاجة إلیه لضعف الأراضي.... ولا بأس بحجر لو ضع الآجر، فالآجر لا یکره علی الظاهر، وقد وضع رسول الله صلی الله علیه وسلم علی قبر أبي دجانة رضي الله تعالیٰ عنه حجراً وقال: (هذا لأعرف به قبر أخي)."

(۳/۹۲، ۹۳، صلاة فصل الثاني الثلاثون ط: دار احیاء لبنان)

وکذا فی "الفتاوی التاتارخانیة" (۳/۶۸) م: فاروقیہ کوئٹہ۔

وکذا فی "الفتاوی العالمگیریة" (۱/۱۶۶) م: رشیدیہ کوئٹہ۔

نجم الفتاوی ۲/۵۹۲

خیر الفتاوی ۳/۱۶۲

کفایت المفتی ۴/۵۰

واللہ اعلم بالصواب

احتشام عزیز غفرلہ العزیز

دار الافتاء جامعۃ الحسن ساہیوال

۹/۷/۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح

ساجد الرحیم غفرلہ الکریم

جامعۃ الحسن ساہیوال

۱۱/۷/۱۴۳۴ھ